بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# بیرون ملک کاروبار کرنے والا کس ملک کے حساب سے زکوٰۃ دیں گے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

ایک شخص پاکستان کا رہائشی ہے اور اس کے بیوی بچے بھی پاکستان میں ہیں، لیکن وہ عرب شریف میں کاروبار کرتا ہے اور اس کا سارا کاروباری مال و اسباب عرب شریف میں ہے۔ اب ایک ہفتہ کے بعد اس کے مال پر زکوۃ کا سال مکمل ہونے والا ہے، تو سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کا سال مکمل ہونے پر وہ کس ملک کے نصاب اور قیمت کے مطابق زکوٰۃ ادا کرے گا؟ پاکستان کے نصاب کے مطابق یا عرب شریف کے نصاب کے مطابق؟ بشر (فیصل آباد)

## جواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شخص سال مکمل ہونے پر عرب شریف کے ریٹ کے مطابق چاندی کے نصاب کی قیمت معلوم کر کے زکوۃ ادا کرے گا۔

شریعت اِسلامیہ نے زکوٰۃ کا نصاب سونے اور چاندی کے وزن سے مقرر کیا ہے، جو کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک ہی ہے یعنی کسی ملک کے بدلنے سے نصاب کے وزن میں تبدیلی نہیں ہوگی، بلکہ وہ ایک ہی رہے گا، جو سونے کے اعتبار سے ساڑھے سات (7.5) تولے (تقریباً 87.48 گرام) اور چاندی کے اعتبار سے ساڑھے باون (52.5) تولے (تقریباً 612.36 گرام) ہے، البتہ ہر ملک میں چونکہ سونے اور چاندی کی قیمتیں کرنسی (روپیہ، ریال، ڈالر) کے مختلف ہونے کی وجہ سے الگ الگ ہوتی ہیں، اس لیے رقم کے حساب سے نصاب ہر ملک میں الگ ہوگا، مثلاً پاکستان میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت پاکستانی روپوں میں کچھ اور ہوگی، جبکہ عرب شریف میں اتنی ہی چاندی کی قیمت ریال میں مختلف ہوگی۔ **اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ زکوۃ کس ملک کی قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ** زکوٰۃ کی ادائیگی میں مال والی جگہ کا اعتبار ہوتا ہے یعنی جس جگہ مال موجود ہے، تو وہاں کی قیمت کے اعتبار سے زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں جب مذکورہ شخص کا مال عرب شریف میں ہے اور اس پر زکوۃ کی شرائط پائی جاتی ہیں، تو سال مکمل ہونے پر وہ عرب شریف کے ریٹ کے مطابق چاندی کے نصاب کی قیمت معلوم کر کے زکوۃ ادا کرے گا۔

سونے کے نصاب کے متعلق تحفۃ الفقہاء میں ہے:

”اما الذهب المفرد ان يبلغ نصابا وذلک عشرون مثقالا ففيه نصف مثقال وان کان اقل من ذلک فلا زکاة فيه“

ترجمہ: "بہر حال صرف سونا ہو، تو اگر وہ نصاب کو پہنچے، تب اس میں زکوٰۃ فرض ہوگی اور سونے کا نصاب بیس مثقال (یعنی ساڑھے سات تولہ) سونا ہے اور اگر سونا اس سے کم ہو، تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ (تحفۃ الفقھاء، جلد 1، صفحہ 266، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اور چاندی کے نصاب کے متعلق درمختار میں ہے:

"نصاب الذهب عشرون مثقالا والفضة مائتا درهم"

یعنی سونے کا نصاب بیس مثقال اور چاندی کا دو سو درہم ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 267، مطبوعہ کوئٹہ)

وقار الفتاوی میں ہے: "سونے کی مقدار ساڑھے سات تولے اور چاندی کی مقدار ساڑھے باون تولے ہے۔ جس کے پاس صرف سونا ہے، روپیہ پیسہ، چاندی اور مالِ تجارت بالکل نہیں، اس پر سوا سات تولے تک سونے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جب پورے ساڑھے سات تولہ ہوگا، تو زکوٰۃ فرض ہوگی، اسی طرح جس کے پاس صرف چاندی ہے، سونا، روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت بالکل نہیں ہے، اس پر باون تولے چاندی میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جب ساڑھے باون تولہ پوری ہو یا اس سے زائد ہو، تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 384 تا 385، مطبوعہ بزم وقار الدین)

زکوٰۃ کی ادائیگی میں مال والی جگہ کا اعتبار ہوتا ہے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

”زکاۃ المال فحیث المال فی الروایات کلہا“

یعنی تمام روایات کے مطابق مال کی زکوٰۃ ادا کرنے میں مال والی جگہ کا اعتبار ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ 75، مطبوعہ بیروت)

اسی طرح در مختار میں ہے: ”يقوم في البلد الذي المال فيه“ یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مالک اس جگہ کی قیمت لگائے گا، جہاں پر مال موجود ہے۔

در مختار کی مذکورہ عبارت پر مثال بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ،

”فلو بعث عبدا للتجارة في بلد آخر يقوم في البلد الذي فيه العبد“

یعنی اگر کسی نے اپنا تجارتی غلام دوسرے شہر بھیجا، تو اب اس غلام کی قیمت اس شہر کے مطابق لگائی جائے گی، جس میں غلام موجود ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد3، صفحہ 251، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: قیمت اس جگہ کی ہونی چاہیے، جہاں مال ہے۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ 908، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FSD-9894

تاریخ اجراء: 11 شوال المکرم 1447ھ/31 مارچ 2026ء